سوال

(57) قبریں گرا کر جگہ کو مسجد میں شامل کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نمبر1۔ اے علمائے کرام!ایسی مسجد کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے،جو محلے والوں کے لیے تنگ ہوگئی ہے اور مسجد کی مشرقی جانب اس کے صحن سے متصل ہی چار پرانی قبریں ہیں پس مسجد کے ہمسائے چاہتے ہیں کہ قبروں کو مسجد میں داخل کر دیں،تاکہ مسجد وسیع ہوجائے؟ کیا یہ جائز ہے یا نہیں؟

سوال۔2۔کیا مدینہ منورہ کی مسجد(مسجد نبوی) مشرکوں کی قبروں پر بنائی گئی تھی یا نہیں؟

سوال۔3۔اسماعیل علیہ السلام کی قبر کہاں ہے؟کیا وہ حطیم سے متصل پرنالے کے نیچے ہے یا نہیں؟کیا لوگ ان کی قبر پر نماز پڑھتے ہیں؟

سوال۔4۔کیا کسی دینی ضرورت کے پیش نظر قبروں کو اکھاڑنا جائز ہے یا نہیں؟دلیل کے ساتھ بیان کریں اور اللہ تعالی سے اجر جزیل کے حق دار بنیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

1۔اگر مذکور بالا قبریں مشرکوں کی ہیں تو ان قبروں کو اکھاڑنے اور ان سے مشرکوں کی ہڈیاں نکالنے کے بعد وہاں مسجد بنانا جائز ہے لیکن اگر وہ مسلمانوں کی قبریں ہیں تو پھر یہ عمل ناجائز ہے۔چناں چہ صحیح بخاری میں باب ہے کہ کیا مشرکین جاہلیت کی قبور کو اکھاڑنا اور ان کی جگہ مسجد بنانا درست ہے؟کیوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:اللہ یہود ونصاریٰ پر لعنت کرے کہ انھوں نے اپنے نبیوں علیہ السلام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا تھا۔فتح الباری میں ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ وعید ان کو شامل ہے۔جنھوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا کہ ان کو اکھاڑ کر اور ان کی ہڈیوں کو نکال کر انھیں پھینک دیا۔یہ انبیاء علیہ السلام کے ساتھ خاص ہے اور ان کے پیروکاروں کی قبروں کا بھی یہی حکم ہے لیکن کفار کی قبروں کو اکھاڑنے میں کوئی گناہ نہیں،کیوں کہ ان کی اہانت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

2۔ہاں،مسجد نبوی مشرکین کی قبور پر بنائی گئی تھی،لیکن ان کو اکھاڑ کر وہاں سے ان کی ہڈیاں نکال دی گئی تھیں۔چنانچہ صحیح بخاری میں ہے کہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا:پس اس میں(جس باغ والی جگہ پر مسجد بنائی گئی تھی) وہ کچھ تھا،جو میں تمھیں بتانے لگا ہوں:مشرکین کی قبریں،کھنڈر اور کھجوروں کے درخت،پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کی قبروں کے متعلق حکم دیا تو انھیں اکھیڑ دیا گیا،کھنڈر برابر کر دیے گئے،کھجوریں کاٹ دی گئیں اور ان کے تنوں کو قبلہ رخ قطار سے رکھ دیا گیا اور دروازے کے دونوں کنارے پتھروں سے چنے گئے۔اس حدیث سے مشرکین کی قبریں اکھاڑنے اور ان کی ہڈیاں نکالنے کے بعد وہاں نماز پڑھنا اور اس مقام پر مسجد بنانا جائز معلوم ہوتا ہے۔

3۔ مروی ہے کہ اسماعیل اور ان کی والدہ ہاجرہ دونوں کی قبر حطیم میں ہے، بلکہ یہ بھی مروی ہے کہ مقام ابراہیم، حجر اسود، چاہ زمزم اور حطیم کے درمیان ستتر(77) نبیوں کی قبریں ہیں۔ مزید برآں مروی ہے کہ مکے میں نوح، ہود، صالح اور شعیب فوت ہوئے اور ان کی قبریں زمزم اور حطیم کے درمیان ہیں۔ یہ تمام روایات سیوطی نے در منشور میں ذکر کی ہیں، لیکن ان میں سے کوئی بھی صحیح نہیں۔

4۔ ہاں، جائز ہے، اگر وہ مشرکین کی قبریں ہیں، جیسا کہ اس کی تفصیل پہلے سوال کیے جواب میں گزر چکی ہے۔ (کتبہ: 12 شوال 1331ھ)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاۃ، صفحہ: 120

محدث فتویٰ